بعون خالق علام تم الکتاب بطفیل من قال انا مدینة العلم و علی بابها علیه و آله التحیة و الثناء

مثنوی بنام نامی اسم گرامی ولیعهد شاه دیجاه نازپروردهٔ ظل الله

عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بهادر دام الله اقباله موسوم به

۱۳۲۴ھ

تحفهٔ عثمانیه

اشعار فارسی

مشتمل بر پند و نصایح و ترغیب علم بنظر نفع عام خصوصاً برای طلبا تمام تصنیف

جناب میرزا ولی علی صاحب دانش منصبدار و ملکیه ارموروثی سرکار عالی مدظله العالی

در مطبع فخر نظامی واقع بلده حیدرآباد فرخنده بنیاد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ مدحیہ بعالیملاحظہ از زبان بارگاہ اقدس اعلیحضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

ذات انسان مین نہان و آشکار — ہے سراپا قدرت پروردگار

حق نے مخلوقات پر بخشا شرف — ہو نہ کیون حاصل بشر کو افتخار

یون تو مخلوق اوسکے ہین سب جن و نور — پر کہان ہے یہ علم و عقل و اقتدار

خاک کے پتلے سے رب پاک نے — اپنی قدرت کو کیا ہے آشکار

رکھی ہے تقدیر مین تدبیر بھی — شان حق مجبور کو ہے اختیار

دست انسا نین جو ہوتا ہے اسیر
شیر بنجاتا ہے مسکین گربہ وار

فیل کے آگے بشر کیا ہین مگر
زانگر ہوتے ہین گردن پہ سوار

ہین بشر اہل زمین پرانیہ ہے
حال برج و نجم گردون آشکار

بیٹھہ کر یہان سے ہزارونکوس تک
صاف باتونکا لگا دیتے ہین تار

الغرض انسان کے علم و عقل مین
ہین کرامات اسطرح کے بیشمار

علم سے معقول بنتا ہے بشر
علم سے ہوتا ہے انسان ہوشیار

ہر بنی آدم بدولت علم کے
خلق مین ہوتا ہے حسب ضا اعتبار

علم کرتا ہے درست اخلاق کو
طبع مین آتا ہے خلق و انکسار

نام اہل علم کا مٹتا نہین
رہتی ہے تصنیف اونکی یادگار

ہوتے ہین جو اہل علم و کمال
قدردان ہوتا ہے اونکا تاجدار

مرتبہ بخشے ہیں جو اللہ نے | گر رقم کیجے تو دفتر ہوں ہزار

ہے مناسب اب مخاطب ہوں حضور | مطلع ثانی ہو روشن مہر وار

مطلع

تو ہے محبوب علی اے شہریار | سیف تیری ہے حبیب ذو الفقار

خلق ہے محفوظ تیرے امن میں | کب حصار شہر پر ہے انحصار

فیض لیتا ہے ترا کہیے تجھے | چشمۂ شیریں نہال باروار

مال کیا چشمہ ہے گر با اصل بال | آگے تیرے فیض کے اے شہریار

لاکھ چشمے فیض پر تیرے فدا | لاکھ نخل اثمار پر تیرے نثار

فیض کا تیرے وہ دریا ہے رواں | جو کہ گھٹتا ہی نہیں ہے زینہار

تیری بخشش کا وہ باغ عام ہے | فضل حق سے جس میں دائم ہے بہار

لاکھون گھر بیٹھے ہوئے آرام سے — پل رہے ہین بندگان کردگار

کب ہین شاہان جہان مین یہ کرم — تو ہے شاہا انتخاب روزگار

پھر نہ کیون دایم رہے آباد ملک — کیون رہے شاہی تیری برقرار

کیون نہ تیرا بخت ہو دایم بلند — کیون نہ تیرا تخت ہووے پایدار

بارالہا بہر محبوب الہ — رکھہ ولی نعمت کو میرے کامگار

تجھہ سے جو حاجت وہ رکھتا ہو برآئے — تیرے بندونکا ہے وہ حاجت برار

خوش ولیعہد انکو طالع رہے — زیر ظل سایہ پروردگار

میر عثمان علی خان جو کہ ہے — راحت جان نور چشم شہریار

ہو سدا مقبول شاہ لافتیٰ — نوجوان شہزادۂ والا تبار

یا خدا اس یک سے اکیس [۲۱] ہون — نونہال شہ سدا ہو برثمار

اسمین بین اللہ کے دائم ہے | ہو دعائے مقبلان انکا حصار
خیر خواہ سلطنت باقی رہین | خاین و بدخواہ ہون معدوم و خوار
لطف شہ سے تیرے جاگین گے نصیب | وانش آخر عذاب اچھی گزار

آغاز مثنوی

خطاب بہ شہزادہ آفاق نواب میر عثمان علیخان بہادر طال اللہ عمرہ و دام اقبالہ

اے دُر یکدانہ بحر شہی | ہو ہمایون سایۂ ظل الٰہی
آفتاب آسمان آصفی | راحت جان جہان آصفی
گلبن گلزار ریاست نظام | نور عین و راحت جان نظام
اے ہمایون دُرّ تاج خسروی | پیرو ظل شہ والا شوی
حق نے اس گھر مین بنا ہین رئیس | جد و آبا ہوتے آئے ہین رئیس

دہر مین سرسلسلہ مین آپ کے — شیخ ذی رتبت شہاب الدین ہوے

سہروردی عارف عالیجناب — اولیاء اللہ مین جو تھے فیضیاب

اونکی اولاد آپ کے اجداد تھے — خسروان ہند جنسے شاد تھے

صاحب عزم و خرد ذی عدل و داد — کی ہے اکثر حکم اسنے بلاد

ذکر خیر نظام الملک آصفجاہ اولی مغفرت مآب

جد اعلیٰ آپ کے اسے ماہ تھے — جو نظام الملک آصفجاہ تھے

مادری جد اون کے سعد اللہ خان — تھے وزیر اعظم شاہجہان

جد تھے عابد خان جو تورانی امیر — ہند مین آکر ہوے وہ جاگیر

عہد عالمگیر کے گلشن کے گل — ہفت ہزاری منصبی و صدر کل

غازی الدینخان جو تھے فیروز جنگ — والد آصفجاہ کے باہوش و ہنگ

آئے عالمگیر کو ایسے پسند — کہتے تھے فرزند بلکہ ارجمند
حاکم گجرات ہو کر بعد ازان — تا دم آخر رہے وہان حکمران
الغرض جب آ گئے ای جان شاہ — یعنے آصفجاہ خلد آرام گاہ
تھے وزیر خاص شاہنشاہ ہند — مہر شاہنشہ تھے یہ تھے ماہ ہند
سب اعزہ اور امیران کرام — مثل خوردان انکو کرتے تھے سلام
ہند مین لاکھون جری جرار تھے — پر یہہ اون سب کے سپہ سالار تھے
بارہا تھے جان پر کھیلے ہوے — کیسے کیسے معرکے جھیلے ہوے
اہل سیف و صاحب تدبیر بہی — وفضل حق سے اوج تقدیر بہی
لکہنؤ اور سب تجارت ہند پر — حکمرانی کی ہے باصد کر و فر
لیکن آخر زیر حکم محتشم — آئے چہہ صوبے دکن کے یکقلم

قابلیت فطرتی تدبیر کے ۔ تربیت بہر و بیہ عالمگیر کے
حسن دونا ہو گیا اخلاق مین ۔ کیون نہ شہرہ ہوئے پہر آفاق مین
منتظم اشجع مدبر ذی حشم ۔ شہسوار عرصۂ سیف و قلم
نکتہ دان و نکتہ فہم و نکتہ سنج ۔ سینۂ اقدس تہا یا حکمت کا گنج

وصایائے مغفرتماب

ہے نمونہ عقل انسان کا سخن ۔ عقل کی مقیاس ہے گویا سخن
کی وصیت ہے جو کچہہ فرزند کو ۔ ہین جواہر سب وہ دانشمند کو
ہے ازآنجملہ یہ ارشاد حضور ۔ قتل انسان مین تامل ہو ضرور
خوشۂ گندم ہے انسان ناچوار ۔ جو زراعت سے ہون پیدا بیشمار
بانی بنیاد انسان ہے الہ ۔ انہدام اسکا سراسر ہے گناہ

قتل مجرم کا نہ بجز حکم دین
ہے یہ سنگین امر قاضی پر کہین

محوض افضال آپ ہی سے تمام
خلق کے وابستہ ہین ہم سے جو کام

پہلے حق کی بندگی ہو ذکر ہو
انتظام ملک کی پھر فکر ہو

منقسم اوقات کو اپنے کرے
کام ہر اک وقت پر ہوتا ہے

دل سے اپنے آپ پوچھے وقت شام
دین و دنیا کے ہوے کیا آج کام

وقت جنگ اسطرح مامور ہون
عاقبت محمود ہو مسرور ہون

جانیو اس پادشاہی کی بنا
ہے بزرگون کی دعاؤن سے بپا

جو ہین صاحب باطنان باکمال
ہو سدا تعظیم کا اون کے خیال

چاہیے یعنی فقیرون کی دعا
تا ریاست پر ہو افضال خدا

ہین زمین و آسمان دونون قدیم
اور قدیمی ہے یہ مخلوق کریم

پس سمجھکر ساری اپنی ہی زمین
ہان کسیکا حق تلف کیجو نہین

ہو لحاظ حق موروثی مدام
تا تمہارا بہی رہے حق مستدام

ہین بغیر از کبریا سب بے بقا
کی نہ دنیا نے کسی سے بہی وفا

پس کرین حکام ایسے کام نیک
جس سے رہجائے جہان مین نام نیک

اس دکن مین ہے چہہ صوبونکا شمار
اور ہے تاریخون سے یہہ بہی آشکار

تہا ہر اک صوبیکا ایک ایک پادشاہ
مستقل اور صاحب جاہ و سپاہ

اب وہ صوبے عہد عالمگیر سے
زیر فرمان ایک کے رہنے لگے

رفتہ رفتہ پہر بہ فضل کردگار
پا گئی وہ سلطنت مجہہ پر قرار

حق نے خلقت کا جو بالطف و عطا
چند سے مجہہ عاصی کو حاکم کر دیا

مجہہ سے تا امید جہانتک ہو سکی
پاسبانی بندون کی اور قدر کی

رکھے حاکم سب پہ شفقت کی نظر — ہو سدا ہر خاندان سے باخبر

ہو مسلمان یا کہ ہندو کوئی ہو — کام جسب حوصلہ ہر اک سے لو

ہوئین باری باری سے سب کامیاب — پر ہو یہہ ملحوظ وقت انتخاب

مرد ادنے کو نہ اعلی کام دین — اور نہ ادنی کام بہی اعلی سے لین

بیدلی ہے یہان تو وہان نیت خراب — کام دونون سے بہر صورت خراب

دیکھے حالت ہون نہ ان سے بیخبر — لین خبر ہر اک کی مخفی طور پر

ہون خصوصاً اضلاع پر جو عہدہ دار — بیخبر اون سے نہ رہنا زینہار

دین انکو کارون کو نیکی کی جزا — جو کرین بد کام اونکو دین سزا

واقف احوال رعیت سے نہو — سب سے بڑہکر یہہ مضر ہے شاہ کو

کیجو چہوٹے بہائیون کو پرورش — خار غم سے تا نہو دل مین خلش

صورت فرزند کیجو تربیت
ہو ہمیشہ اونکی قدر و منزلت

دوار اول کو نہ تم صحبت مین بار
رعب شاہی کو ہے نقصان بیشمار

الغرض فرما کے یہہ رخصت ہوے
یعنے عازم جانب جنت ہوے

ہے یہہ قول راقمان واقعات
گیارہ سو اکسٹ [۱۱۶۱] تہا وہ سال وفات

جب ہوا پیدا یہہ سلطان دکن
اکہزار [۲] اثنی یہ دو ہجری تہا سن

اور با فضال کریم لایزال
پادشاہی کے ہے کچہہ کم تیس [۳۰] سال

ذکر نظام علیخان آصفجاہ ثانی غفرانمآب

گرچہ تہے اونکی چہہ فرزند جوان
ایک کو حق نے کیا پر حکمران

وہ اسد جنگ نظام الدولہ تہے
جو کہ آصفجاہ ثانی ہو گئے

بعد آصفجاہ جب سولہ [۱۶] برس
کاٹی فکر و مین تو تب نکلی ہوس

باصفا و نصفت و جنگ و جدال — پادشاہی کی ہے اکتالیس سال ٤١

گیارہ سو چالیس پر چھ ہجری سن ١١٤٦ — تہا جو یہہ پیدا ہوا شاہ دکن

بارہ سو اٹھارہ مین رحلت ہوی ١٢١٨ — روح اقدس داخل جنت ہوی

ذکر سکندرجاہ آصفجاہ ثالث مغفرت منزل

تھے سکندرجاہ جوان کے پسر — ہو گئے وہ پادشہ با کرّ و فر

عالم و فاضل شہ والا نسب — انکا آصفجاہ ثالث تہا لقب

سال ہیلا دشہ والا صفات — لکھتے ہین سب گیارہ سو اسّی پہ سات ١١٨٧

حکمرانی کی بصد عدل و نوال — تخت شاہی پر رہی چھبیس سال ٢٦

سنہ سال رحلت آن شہریار — یکہزار و دو صد و چہل و چہار ١٢٤٤

ذکر ناصرالدولہ آصفجاہ رابع غفرانمنزل

یہ سکندر جاہ کے نور نگاہ ناصر الدولہ ہوئے ہیں پادشاہ

عدل مین بخشش مین آمادا تھے وہ آپکے اجداد پردادا تھے وہ

مطلع سب ملک کے اسرار سے باخبر ہر ایک قصبہ دار سے

قدردان کامل و جوہر شناس تھا ہمیشہ نیکیونکا اپنے پاس

کہتے تھے دہلی رہے آباد اله سنکے یہ اکوئی عبد بارگاہ

عرض کرتا اے دکن کے بادشاہ پہلے ہے بہر دکن لازم دعا

تو یہ فرماتے بصد لطف و منن ہے دعا دراصل یہ بہر دکن

وہ رہیگی سلطنت آباد جب تو جہان کے وان رہینگے لوگ سب

ورنہ وہانکے آئینگے یہان بیدرنگ روزگار اہل دکن کا ہوگا تنگ

الغرض تھین طبع سے تشنہ کی عیان دوربینی عاقبت اندیشیان

چارم آصف جاہ با جاہ و جلال	تہے دکن کے پادشہ انتیس [۲۹] سال
جب ہوا پیدا یہ سلطان دکن	بارہ سو آٹہ [۱۲۰۸] تہا ہجری کا سن
کی ہے رحلت جب یہ گذری تھے سنین	ہجری سے بارہ سو اور ستر پہ تین [۱۲۷۳]

ذکر افضل الدولہ آصفجاہ خامس مغفرت مکان

ناصر الدولہ کے فرزند کلان	افضل الدولہ ہوئے پہر حکمران
یعنے دادا آپ کے ایجان شاہ	پنجم آصفجاہ کیوان بارگاہ
قلزم جود و سخا کان کرم	زر تہا جسکے سامنے مٹی سے کم
موتیوں سے دامن اوس کا بہر دیا	جو فقیر آیا تو نگر کر دیا
پاک باطن رحم دل خوش اعتقاد	یکہ تاز عرصہ گاہ عدل و داد
زور کا انکے جہان مین شور تہا	مور ان کے آگے ہر شہزور تہا

دہر کے زور آورونمین تہا یہہ شور — زور شاہی ہے نکیون ہو شاہ زور

تہے قوی اعضا تو دل بہی تہا قوی — فضل حق تہا ظاہری و معنوی

جن دنون مین حویلی قدیم — عالم شہزادگی مین تہے مقیم

چہٹگیا تہا ایکدن پنجرے سے شیر — کس مین قدرت تہی کہ لاتا اسکو گہیر

بند تہا در تہی جلوخانہ مین دہوم — ڈہوڑی والونکا تہا کوٹہونپر ہجوم

چند اجرات کر سننے ہی خبر — تہام لی بندوق اور جون شیر نر

بیدہڑک باہر برآمد ہو گئے — ہوش اس جرات سے سب کے کہو گئے

پاس جا کر دی جو ٹک گہرکی اوسے — رہگیا بس جست خیزی چہوڑ کے

ہو گئی مغلوب صولت شیر کی — غالب آئی صولت شہزادگی

پہر گلے کا اوس کے تسمہ تہا مگر — لیگئے پنجرے مین بس المختصر

وقت میلاد شہ نیکو خصال | بارہ سو چالیس پر تھے تین سال ۱۲۴۳
شاہی مین بارا برس تک تھی حیات ۱۲ | پائے بارا سو پچاسی مین وفات ۱۲۸۵
جسقدر اس واقعہ سے غم ہوا | ہر بشر اوتنا ہی پھر خرم ہوا

ذکر مبارک ظل اللہ اعلیحضرت بندگانعالی متعالی نواب میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی آصفجاہ سادس خلد اللہ ملکہ

جب ہوا شہزادہ با عز و جاہ | میر محبوب علیخان بادشاہ
بارا سو پر سن تراسی تھا سعید ۱۲۸۳ | جسمین اس شہ کے تولد کی تھی عید
حبذا طالع خوشا بخت شہی | عہد طفلی ہو گیا تخت شہی
سن دو سال و ہفت مہ تھا ان کا ۲ | ہو گئے ملک دکن کے پادشاہ
[illegible] | چودھوین کا ہو گیا جب سال ایک ۱۴

نوجوان شہ نے کیا ثانی جلوس | سلطنت کی آگئی بر مین عروس
حکمرانی ہو گئی پہر تو شروع | ہو گئے ارکان دولت سب رجوع
نوجوانی مین ہوئے گو حکمران | عقل سے لیکن ہوی پیری عیان
فضل حق سے سادس آصفجاہ ہین | آپ جنکے نور چشم آ ماہ ہین
جب ہوے ہین شہ سوار راہوار | شور اٹہا ہر سو کہ ہے یہہ شہسوار
سبکے آنکہونمین پہ ہے او رتہ بار | شاہ کا ہے وہ سبکرو راہوار
گر اٹہا لے شاہ دو ضربی زغل | شیر کا بہی بر مین دل جائے دہل
لطف تو یہہ ہے کہ جسکے نا ملک | ہو نشانہ شیر کی بر و دنک
گر کبہی سوئے ہوا بندوق اٹہائے | ہر نشان خال کبوتر کا اڑائے
قدردان ماہر کار سخن | صبہ فن ست ہوا سخن

قدر افزائے ہنرمندان ملک
پرورش فرمائے پابندان ملک

آفتاب آسمان عدل و داد
جس سے روشن ہے دکن کا سب سواد

دیکھکر شہ کے یم بخشش کا جوش
ہو گیا سارا جہان حلقہ بگوش

رحم و جود و ضبط و حزم و عزم و جزم
جملہ آمیز از نظام رزم و بزم

ہین بحمد اللہ حاصل شاہ کو
کیون نہون لازم ہین ظل اللہ کو

معدلت سے ہر کہ و مہ شاد ہے
مملکت سب خرم و آباد ہے

کون ہے دنیا مین ایسا بادشاہ
پرورش فرمائے مخلوق اله

منصب و جاگیر سے انعام سے
پالتا ہے ہمکو کس آرام سے

فکر کیا پسماندگون کی ہو مجھے
فضل حق سے پالنے والا تو ہے

پشتہا پشتے یونہین آئے ہین سب
اسکو ظل اللہ زیبا ہے لقب

خوش رہیں یا رب بحق پنجتن
سلطنت آباد یہہ دایم رہے

ساتھ آصفجاہ و سلطان دکن
حکمرانی شاہ کی قایم رہے

ترغیب علم بہ شہزادۂ ممدوح زاد اللہ علمہ

ایسے شاہنشاہ کے دلبر ہیں آپ
صاحب اقبال و نیک اختر ہیں آپ

آپ میں بہی شہ کے لازم ہیں کمال
کیوں نہو ہیں آپ ہیں آخر نہ کے لال

آپکو خود ہویگا اس کا لحاظ
اور وہ آجاتا ہے ہو جسکا لحاظ

ابتدا سے بار سے گہبرا نہ جائیں
عزم کرلیں ہمت عالی دکہائیں

کہیل میں بہی پہلے دل لگتا ہی کب
سیکہہ جانے میں تو حظ ملتا ہی تب

یہہ تو ہے علم اے شہنشہ کے جگر
مصلحت ہے محنت اسمیں ہے اگر

علم کی گر سہل ہوتی آگہی
ہوتی عالم کی نہ اتنی قدر بہی

جب بہت محنت کرے گی تعلیم تب ۔ بار کچھ ہوگا مزا آئیگا تب

اور جب علم کا ملجا ہیگا ۔ بے کتاب اکدم نہیں چین آئیگا

ہر ہنر میں سب سے اعظم علم ہے ۔ کون ہنر ہی پر مقدم علم ہے

علم کی تعریف میں بس مثنوی ۔ ہے بقول مولوی معنوی

خاتم ملک سلیمان است علم ۔ جملہ عالم صورت و جانست علم

علم دریائیست بیحد و کنار ۔ طالب علم است غواص بحار

علم سے بڑھتی ہے عقل آدمی ۔ عقل کی عاقل نہ جانیگا کمی

فہم نظم و نثر و معنی و بیان ۔ حسن لفظ و بندش و لطف زبان

قاعدہ قانون دستور العمل ۔ خوبی تحریر ما فتل و دل

دین و دنیا نیک و بد نقص و کمال ۔ علم سے ہر چیز کا کھلتا ہے حال

لاکہہ دولت ہو جو یہہ دولت نہین — بیش اہل عقل کچہہ عزت نہین

ہو نہ یہہ دولت جو اس مین قبول — جز پشیمانی نہین پہر کچہہ حصول

بعد ازان یہہ ذہن و یہہ جودت کہان — پہر یہہ طفلی کی کہان الجہیان

جب تلک خدمت مین ہین استاد کی — طبع مین آنے نہ دین تنہا ردگی

آپکو جو درس دیوے اوستاد — یاد رکہئے خوب کیجے اوسکو یاد

جو سبق کو خوب پڑہتا جائیگا — علم اوسکا روز بڑہتا جائیگا

یاد کرنے مین کرے جو پیش و پس — علم سے ہوویگا وہ محروم بس

کیونکہ جو الفاظ سیکہے کل پڑہ لئے — آج وہ سب اوسکے تئین ہین نئے

علم سے ہو جائینگے جب فیضیاب — ہووینگے حاصل صفات جود و باب

صاف تا بچون سے ہوویگا عیان — کہ یہ کیسے گذرے ہین بعد ازان

کس نے کب کس سے پایا کیا شرف — سب کہیگا حال نا اہلان سلف

عیش روز و شب سے آخر کیا ہوا — کون حاکم کس لئے رسوا ہوا

شہر بے [illegible] مر گئے کیا کیا جوان — کیسے کیسے شہر ہوتے اس عیان

کس نے ہشیاری سے پائی سلطنت — کس نے غفلت مین گنوائی سلطنت

کسکو بخل و ظلم کا کیا پھل ملا — رحم و بخشش کا ملا کس کو صلا

ذی کرم ذیشان بہادر کی بان — گذرے کیا کیا دہر مین نیکو خصال

کسقدر باہم ہوے جنگ و جدال — خون بہا لاکھون کا بہر ملک و مال

اہل دنیا نے کئے جو مکر و زور — اطلاع اوسکی نہایت ہے ضرور

دیکھکر سب سرد و گرم روزگار — ہووینگے فضل خدا سے ہوشیار

دین و دنیا کے سنور جائینگے کام — بعد دین آتا ہے پر دنیا کا نام

اس سے ثابت ہے بقدرِ دین ہے — دینِ اسلام آپکا آئین سب ہے
حکم اللہ و نبی ہے عینِ دین — دین انکے حکم سے باہر نہیں
ہے نبی کا حکم رب سے کم جدا — حکمِ حق سے کب ہے حکم انکا جدا
غیرِ حکمِ خاصِ ربِ پاک ذات — اپنی خواہش سے نہیں کی کوئی بات
آنکہ از حق یافت او وحیِ خطاب — ہرچہ فرماید بود عینِ صواب
الغرض جانیں گے احکامِ رسول — علم سے حسنِ عمل ہوگا حصول
ہوگی حاصل کبریا کی معرفت — عینِ ایمان ہے خدا کی معرفت
دوست بر سر پادشاہی پادشا — کارساز یفعلُ اللہ ما یشا
لم یلد لم یولد او را لائق است — والد و مولود را او خالق است
ہوگا شوقِ طاعتِ پروردگار — امر و نہیِ شرع ہونگے آشکار

جانیں گے خیرالوریٰ کی منزلت | آل پاک و تابعین کے مرتبت

ادب و حیا

ز فضل حق سے گرچہ ہیں خود طو نیک
علم سے اخلاق ہوں گے اور نیک

خوب سمجھیں گے کہ کیا شے ہے ادب
محکم ایمان اس صفت کی ہے سبب

جو کہ بے تقویٰ ہوا فاجر ہے وہ
پر یہہ کہہ سکتے نہیں کافر ہے وہ

جو ہوا اللہ و نبی سے بے ادب
شرع دیتی ہے اوسے کافر لقب

ہے ادب خاصان داور کو پسند
با ادب ہے بانصیب ارجمند

ہے ادب مقبول ہر فرد بشر
با ادب ہر دل میں کر لیتا ہی گھر

جو ادب سے پیش آتا ہے سدا
دل سے دیتی ہیں بزرگ اوسکو دعا

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

احترام اوستاد و والدین
جاننے انسان عین فرض و فرض عین

خدمتین انکی دل و جان سے کرے
نارضامندی سے ان کی ورکے بس ڈرے

با تواضع باش و خوکن با ادب
صحبت پرہیزگاران می طلب

ہے ادب کے واسطے لازم حیا
جب حیا ہو گی ادب بہی ہوئیگا

ہے حیا کی نسبت امر شاہ دین
بے حیا جو ہے اوسے ایمان نہین

ہے حیا انسان کی اشرف تر صفت
کر نہین سکتا حیا سے معصیت

توصیف حلم و حزم

کیا نہ جانین گے بدولت علم کی
منکشف ہوئینگے رتبے حلم کے

حلم یعنے اپنا غصہ روکنا
رکہہ کے قدرت لی نہ بدلا مطلقا

ہے صفات کبریا مین یہہ صفت
دی ہے حق نے انبیا مین یہہ صفت

ہے حدیث اسمین کہ ہنگام فتین — ایک ساعت حلم کرنا تو ملین

تیغ حلم از تیغ آہن تیز تر — بل ز صد لشکر ظفر انگیز تر

آدمی سے ہو نہین کیون غیظ کو — بد ہے گر عادت بنا لا کردہ ہو

غیظ کی حالت ہے مانند جنون — تن بدن مین جوش کہا جاتا ہے خون

دین کا رہتا ہے نا دنیا کا پاس — خبط اوسدم رہتے ہین ہوش و حواس

پر وہ حالت رہتی ہی اک دو نفس — اسمین خود داری جو کی فارغ ہی بس

نا خجل خود نا کسی کا دل دکھا — نا ہوئے ناحق گنہگار خدا

زید سے کر عمر کا شکوا سنین — سنتے ہی اوسکو نہ دلمین جا دین

پوچھلین خود عمر سے بہی ماجرا — ورنہ یکسو ہی ستم ہے فیصلا

رہتے ہین اکثر رئیسون کے قرین — طامع و بدنفس و باہم حاسدین

اور خصوصًا جو مقرّب تر ہوا — اوسکے دشمن ہوتے ہین سب سے سوا
گرچہ خود شہزادۂ عالی تبار — رحم دل بالطبع ہے اور بُرد بار
علم سے رونق سوا ہو جائیگی — طبع کو دونی جلا ہو جائیگی

مدح سخاوت و مذمّت بخل

ہو حدیثون کی کہ اخلاقی کتاب — کہولدیویگی سخاوت کا ثواب
دو جہان مین ہے سخی کا احترام — دو جہان مین اوسکے بنجاتے ہین کام
این سخا شاخیست از نخل بہشت — وای او کز کف چنین شاخے بہشت
ہے سخاوت بہر انسان عیب پوش — اس سے سرکش ہوتے ہین حلقہ بگوش
کام کر جاتی ہے یہہ زنجیر کا — ہے مجرب یہہ عمل تسخیر کا
ہووی ذی عزت کوئی گر خستہ حال — اوسکو دینا چاہئے قبل از سوال

ہوگا جو عالی نژاد و مرتبا
ہے مقرر وہ بہادر ہوئیگا

جب بہادر ہے تو دل ہوگا قوی
دل بڑا جسکا ہے بس وہ ہی سخی

ہر شجیع انسان سخی ہوگا ضرور
بخل جسمین ہے نہین ہرگز وہ سور

گر سخی کا اک ذرا ناخن دکھے
کرتے مین لاکھون دعا اوس کے لئے

صدمہ ابخل پر ہو گر حد سے سوا
تو دعا کی جا کہین اچہا ہوا

جو سخی ہے وہ حبیب اللہ ہے
اور عدو اللہ بخیل اے ماہ ہے

ہے سخا مین گرچہ سراسر ثواب
پہر نہوا ایسے کہ اوٹھے ہو عذاب

لطف بدکارون کو کرنا مال و زر
مست کو ہی تیغ دینی کہینچکر

مال تخم است و بہر شورہ منہ
تیغ را در دست ہر رہزن مدہ

خلق و احسان و رحم

ہے یہہ قول حضرت روح الامین | کرتا انسان گر سمجھے جان آفرین
کارسازی خلق کی کرتا سدا | ہے یہہ افضل طاعت رب العلا
رحم خواہی رحم کن بر اشکبار | رحم خواہی بر ضعیفان رحم آر
گر برآری حاجت محتاج را | بر سر اقبال یابی تاج را
تا توانی حاجت مسکین برآر | تا برآرد حاجتت را کردگار
بہترین چیزہا خلق نکوست | خلق خلق نیک را دارند دوست
خلق و احسان پر ہر اک دل ہو نثار | پادشاہون کا ہے یہہ عمدہ شکار
جیسے دی شہ نے ہماری داد دل | ہے بجا کہئے اگر صیاد دل
ہے جہان مین کون ایسا پادشاہ | قایم و دایم رکھے اسکو بار الہ
گر عدو باشد ہمین احسان نکوست | ز احسان می عدو گشتند دوست

ورنہ گردد دوست کینش کم شود — زانکہ احسان کینہ را مرہم شود

وصف احسان کیا زیادہ ہو بریں — بس ہے واللہ یحب المحسنین

کرکے احسان پر جتانا بار بار — کاٹنا ہے اپنا نخل باردار

خاطر ایتام را دریاب نیز — تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز

چون شود گریان یتیمی ناگہان — عرش حق در جنبش آید آن زمان

آنکہ خنداند یتیم خستہ را — باز یابد جنت دربستہ را

مذمت مردم آزاری و ظلم

صدمہ اپنی ذات پر انسان اٹھائے — پر نہ دل ناحق کسی کا بھی دکھائے

حق ندارد دوست خلق آزار را — نیست این خصلت یکی دیندار را

گو ہو کیسا ہی گناہ بدترین
مردم آزاری سے بڑھکر نہین

مردم آزاری نہایت ہی گناہ
خانۂ ظالم ہوا اکثر تباہ

از ستم ہر کو دلے را ریش کرد
آن جراحت بر وجود خویش کرد

مردم آزارون پہ الطاف و کرم
عاجزون پر صاف کرنا ہے ستم

مجرمون کو ہو سزا حسب قصور
ہے ریاست کو سیاست بھی ضرور

مدح راستی و ذم کذب

عہد کو پورا نہ کرنا ہے ذمیم
کرتے ہین وعدہ وفا جو ہین کریم

قول ہو ہر ایک سچا فعل نیک
آینک آنے نہ پائے عیب ایک

کیونکہ جسپر ہے ہزارون کی نظر
ہوتی ہے ہر بات اوسکی مشتہر

راست گو ہوتا ہے صاحب اعتبار
راست گوئی ہے پسند کردگار

در حدیث است آرام دل است
راستی با دانہ و دام دل است

جھوٹ سے جب ہوگیا انسان خوار
سچ بھی بولا تو نہیں پھر اعتبار

کم شو در روزی زگفتار دروغ
در سخن کذاب را نبود فروغ

ہو کوئی گرچہ صاحب تاج ہے
جھوٹ کہتا ہے تو وہ کوڑی کا ہے

جھوٹ سے انسان ہوتا ہے ذلیل
جھوٹے پر ہے لعنت رب جلیل

تہذیب اخلاق و اخفائے راز

نہ بیجا ہو نہ بیجا طول ہو
گفتگو سنجیدہ و معقول ہو

خندگی و گفتگو سے بے محل
ڈالتی ہے عیب تمکین میں خلل

سوچکر انجام کو کرنی ہے بات
ہاتھ سے جاکر نہیں آتی ہے بات

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
بس ندامتہائے بسیارش بود

بات جو کہنی نہین ہے کیون کہین — کسلئے پہر کہکے پچتاتے رہین

تا نگفتی می توانی گفتنش — چون بگفتی کے توان نہفتنش

راز وہ جو دل ہی مین بیٹھا رہا — جب زبان پر آگیا پہر کیا رہا

گفت پیغمبر ہر آنکو سر نہفت — زود گردد با مراد خویش جفت

دوستی مین بہی نہ راز دل کہو — دوست اب ہے شاید آئندہ نہو

دشمنی مین بہی نہ اتنا کہینچو پوست — دشمن اب ہی شاید آئندہ ہو دوست

ہر کہ میخواہد کہ باشد در امان — مُہر می باید نہادن بر زبان

فرض ہے تیغ زبان کا روکنا — چل نہ جائے بے محابا روکنا

اس زبان سے ہو گئے مین کامیاب — اور اسی سے ہو گئے اکثر خراب

ای زبان ہم گنج بے پایان توئی — ای زبان ہم رنج بے درمان توئی

ہے درست ارشاد شاہ انس و جان ۔۔۔ راحةُ الانسان فی حفظ اللسان

کم بہی ہو تو کم نجانے چار کو ۔۔۔ دشمن و قرض و مرض کو نار کو

ہو نہ ایسے کام کا ہرگز خیال ۔۔۔ جسمین پہنسکر پہر نکلنا ہو محال

وصف استقلال و مدح مشورت

مال کے نقصان پر ہونا حزین ۔۔۔ کام اہل عقل و ہمت کا نہین

کیسی ہی مشکل اگر درپیش آئے ۔۔۔ مرد کو لازم ہی تب گہبرا نہ جائے

دل کے استقلال کو جانے نہ دے ۔۔۔ کام ہووے اوسدم اپنی عقل سے

ور نگیرے پس بعقل و پیش را ۔۔۔ ہمچو پروانہ مسوزان خویش را

نامناسب گر نہووے تذکرہ ۔۔۔ چار معقولون سے کرلے مشورہ

مشورت درکارہا واجب بود ۔۔۔ تا پشیمانی در آخر کم شود

مشورت سے مشکلیں ہوتی ہیں حل
مشورت ہے حکم خلّاق ازل

مشورت ادراک ہشیاری دہد
عقلہا مر عقل را یاری دہد

گفت پیغمبر بکن اے رایزن
مشورت کالمستشار مؤتمن

لیکن انسان ہو برائے مشورت
نیک نفس و عاقل و ذی تجربت

مشورت کم عقل سے کرنی تو کیا
بات بھی کرنی نہیں اوس سے روا

مذمت صحبت بد و مدح صحبت نیک

ہست با ابلہ سخن گفتن جنون
پس جواب او سکوتست و سکون

قرب نادان سے ہے لازم اجتناب
کام اوس سے ہوتے ہیں اکثر خراب

خواب بیداری ست چون با دا نشست
وای بیداری کہ با نادان نشست

صحبت بد میں سراسر ہے خطر
جان و ایمان کا ہے بس اسمیں ضرر

باش دایم برحذر از یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنها اگر بر جان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

دوستی با دشمن دانا نکوست
دشمن دانا به از نادان دوست

ای فغان از یار ناجنس ای فغان
همنشین نیک جوئید ای مهان

لوگ جیسے ہونگے صاحب کے پاس
ذات صاحب پر وہی ہوگا قیاس

حال صاحب کے مصاحب ہیں دلیل
یعنی الجنس مع الجنس یمیل

ہست تنہائی بہ از یاران بد
نیک چون با بد نشیند بد شود

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

گر ترا عقلی ست جزوی در نہان
کامل العقلی بجو اندر جہان

عقلمند و اہل علم با عمل
بذلہ گو تاریخ دان بے بدل

ہون مصاحب تاکہ برآئی مراد | روز علم و عقل مین ہو ازدیاد
علم و عقل ہمنشین گر ہے فزون | آپکا ہر امر مین ہے رہنمون
ورنہ جو خود کم ہون علم و عقل مین | بیٹھ کر صحبت مین وہ کیا نفع دین
یہہ نہ سوچو جو علم ہو گا کس قدر | بلکہ عالم کے عمل پر ہو نظر
حرص دنیا کی نہ اوسکو ہو ذری | کبر و شر کذب و ریا سے ہو بری
ہرکہ علمے دارد و بنود بران | از طریق عقل باشد برکران
بے عمل عالم ہو کیا حق کو پسند | چارپا یہ ہین کتابین او سپہ چند

مذمت غرور و عیب بینی

جز خدا ہے کبر شیطان کی صفت | عجز ہے خاصان یزدانکی صفت
ہوتے ہین مغرور اکثر بے شعور | عقلمندون کو نہین ہوتا غرور

کیونکہ آغاز اور انجام بشر
اون کے ہوتا ہے سدا پیش نظر

ہو کسی کے بھی نہ عیبون پر نظر
چاہئے انسان ہو جو بائی ہنر

چاہتا ہے گر کہ حاصل ہو کمال
اپنے عیبون پر سدا رکہے خیال

ہر کرا او بر عیب خود بینا شود
روح او را قوتے پیدا شود

مذمت خودستائی و بدگمانی وغیرہ

اپنی خوبی کا نہ انسان دم بھرے
سب سے بد تر آپکو جانا کرے

خودستائی پیشہ شیطان بود
ہر کہ خود را کم زند مرد آن بود

شد عزیز آدم چو استغفار کرد
خوار شد شیطان چو استکبار کرد

کام چلتے ہین زروئے اعتبار
بدظنی کا ہو نہ عادی زینہار

بدگمانی کی نہ عادت دے خدا
بدگمان رہتا ہے کاہش مین سدا

دعا در حق اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

تو ہے یا رب عالم ما فی الضمیر | کام دل پائے یہہ شاہ بے نظیر

شاہ کی ہر اک مراد دل بر آئے | عدل و بخشش کے سدا ڈنکے بجائے

آنے پائے رنج و کاہش کا نہ نام | خوش رہے تیری حفاظت مین مدام

خاین و بدخواہ دولت دور ہون | سب خزانے شاہ کے معمور ہون

بڑہتے جائین ملک کی آبادیان | ہون رعایا مین ہمیشہ شادیان

ہو دعا مقبول سے جان آفرین | خاطر حسنین و آل طاہرین

گرچہ دانش کیا دعا اوسکی ہے کیا | پر لیا نام اوسکا جسکو ربنا

تو نے اپنے نور سے پیدا کیا | کر کے پیدا پہر اوسے شیدا کیا

جسکے خاطر یہہ بنے افلاک سب | رحمۃ للعالمین جسکا لقب

بروح از ما صد درود و صد سلام	بر رسول آل و اصحابش تمام

قطعۂ تاریخ میلاد مبارک شاہزادہ یکتای زمن ولیعہد شاہ دکن
نواب میر عثمان علیخان بہادر دام اللہ اقبالہ اطال اللہ عمرہٗ

میر محبوب علیخان پادشاہ	سایۂ الطاف رب لایزال
پرورش فرمائے مخلوق الہ	معدن جود و سخا کان نوال
باخبر بیدار دل بیدار بخت	عاقبت اندیش فرخندہ خصال
نکتہ سنج و کام بخش نکتہ سنج	با کمال و قدردان باکمال
جو ہوا اس بارگہ مین باریاب	لطف شہ سے ہوگیا بس وہ نہال
گوسفندونکا ہے چوپان ذمہ دار	کیون نہو شہ کو رعایا کا خیال
نام ہے شہ کا جو محبوب علی	ہے مراد اوس سے یہی بے قیل و قال

دشمنی کا سبب ہے رکہتا ہے یقین	بدگمان کا دوست کوئی بہی نہین
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار	تا توانی کینہ در سینہ مدار

ترغیب نماز و سحر خیزی

چاہیے انسان ہو پابند نماز	سجدۂ حق کرکے ہوے سرفراز
جانکر آسان نہ ترک اسکو کرین	اسکی پرسش پہلے ہوگی حشر مین
چاہیے بیدار ہو ہنگام صبح	طاعت غفار ہو ہنگام صبح
صبح کا وہ وقت پیارا وہ سمان	اور وہ نورانی زمین و آسمان
طایرون کی وہ خوش آیندہ صدا	دل یہہ کہتا ہے کہ ہے ذکر خدا
وہ نسیم صبح فرحت بخش دل	وہ اذانونکی صدا مین متصل
صاف ہوتا ہے یہہ دم آشکار	ہے نزول رحمت پروردگار

ذکر حق سے ہو پرندے تک شتاب	حیف ہے او سدم ہو آن محو خواب
زندہ دارا از ذکر صبح و شام را	در تغافل مگذران ایام را

مذمت تضیع اوقات

وقت ہے گویا کہ مزروعی زمی	منتفع ہو کچہہ تو اوس سے آدمی
وقت جو گذرا سو پہر آتا نہین	کون ہے جو کہو کے پچہتاتا نہین
کام اپنے وقت سے لیجو ضرور	نفع اپنا یا کسی کا ہو ضرور
زندگانی کا نتیجہ کچہہ تو ہو	کار دین یا کار دنیا کچہہ تو ہو
خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست	خفتگان را بہرہ از انعام نیست

لازمہ اطفال و خطاب بہ ممدوح اطال اللہ عمرہ

یون تو لازم سبکو ہین جس باتین	بہتری اپنی ہو اوسکو مانلین

پر طریقہ کم سنون کا یہہ ہے — مانلین جو ناصح عاقل سے کہے

سنگ مقناطیس و آہن کے مثال — ہوی اطفال و نصیحت کا بہی حال

بات سنتا ہے جو طفل ہوشیار — اوسکو کہتا ہے زمانہ ہونہار

مثل آن شہزادۂ عالی نژاد — تابع شاہ و مطیع اوستاد

صاحب ہن و ذکائی بیدل — طالب علم و مہیاے عمل

بادل رحم آور و طبع سلیم — الکریم ابن الکریم ابن الکریم

کیون نہو کس دودمانکے ہو چراغ — گل ہو جسکے سر سبز کیسا ہے باغ

کس سماے مجد کے ہو رشک ماہ — کیسے شاہنشہ کے ہو نور نگاہ

کس جوان اقبال کے ہو بانصیب — کیسے محبوب زمانکے ہو حبیب

واہ کس جان جہان کی جان ہو — حق تو یہہ ہے بس خدا کی شان ہے

دعا در حق ممدوح دام اقباله

نور علم اس ماہ کو یا رب ملے
ظل ظل اللہ مین پہولے پہلے

شہ کی خوشنودی بصد تعجیل ہو
شاہزادہ فارغ التحصیل ہو

فضل حق سے بعد تحصیل علوم
سلطنت مین کتخدائی کی ہو دہوم

ہوئین اوس شادی کی گہر گہر شادیان
جا بجا گائین سب مبارکبادیان

یا خدا شہزادہ یہہ نوشہ بنے
آسمان گلگون تو نوشہ مہ بنے

دیکہکر سہرے مین وہ چہرہ حسین
سبکو خورشید درکرنکا ہو یقین

سب پکارین واہ کیا نوشاہ ہے
خود جلومین جلوہ فرما شاہ ہے

بعد شادی حق عطا فرمائے آل
صاحب عمر و سعید و خوشجمال

دین خطاب اوسکو شہ ذیعز و شان
نور چشم نور چشم و جان جان

خلق محبوب خدا خلقت مین ہے — اور سیاست مین علی کا ہے جلال

ایسے شاہزادہ کو اپنے لطف سے — حق نے بخشا شاہزادہ خوشجمال

میر عثمان علی خان نام پاک — ظلِ شہ مین خوش ہے با زیب و دلال

دانش س مولود کا سال سعید — عرض کردے شاہزادہ خوشجمال

۱۳۰۳ ھ

قطعہ بند تاریخ و تہنیت تقریب مسعود ختنہ شاہزادہ نیکو خصال ولیعہد بلند اقبال عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر طال اللہ بقاہٗ

ای شاہ دکن خدیو با ذل — شاہی بتو جاودان مبارک

ظلِ شہ و ذوق شاہزادہ — باہم بود این و آن مبارک

آرام دل و جگر ہمایون — ہم راحت روح و جان مبارک

زان رو بن ما بہ روز مسعود — زین سور بہ مہان مبارک

شهزاده گل است و قصر بستان　　شه را گل بوستان مبارک
شهزاده مه و شه آسمان است　　این ماه به آسمان مبارک
شهزاده دل و ولاش دلبر　　شه را دل و دستان مبارک
تقریب ختان شاهزاده　　شاها بادا هر آن مبارک
مداح قدیمی تو دانش　　سالش گفتا - ختان مبارک

۱۳۰۴ھ

قطعه بند تاریخ تصنیف مثنوی مسعود نهاد موسوم به (تحفهٔ عثمانیه)

میر محبوب علی خان پادشاه　　آصف سادس نظام الملک راد
شهسوار عرصهٔ جود و سخا　　آبیار بوستان عدل و داد
حلقه در گوش است او را جمله خلق　　لطف عام اوست طوق انقیاد
ناخن تدبیر او بنمود حل　　عقده در کارها گر او فتاد

میر عثمان علیخان جان اوست | شاه وجان شاه یارب شاد باد
شه چو این شهزاده را مکتب نشاند | حسب حکم اقدس رب العباد
کمترین دانش که شه را وصف است | بہم ز شه دارد نمک اندر نہاد
باکمال خرمی آورده است | بهر نذر شاهزاده طبعزاد
مثنوی پند آگین کرده نظم | تحفهٔ عثمانیه نامش نہاد
مصرع تاریخ نظمش عرض کرد | تحفهٔ عثمانیه اسعد بواد

۱۷ ۱۳ ھ

ایضاً وله

میر محبوب علی خان بادشاه | پرورش فرما کروروں کا یہہ ہے
لوگ ہر اک ملک کے پلتے ہیں یہاں | ذکر ان کے فیض کا دنیا یہہ ہے
ہے عجب فیاض سلطان دکن | شہر شہرا ور کو بکو چرچا یہہ ہے

امن مین اس شہ کے ہی مخلوق سب ۔ سایۂ الطاف رب حقا یہہ ہے

اسکو کہتے ہین شہ ذی جود و عدل ۔ رشک حاتم غیرت کسرا یہہ ہے

ہے صدا ہر سو دعائے خیر کی ۔ فتح کا اس شاہ کے ڈنکا یہہ ہے

یہہ غیور علی خان حبذا ۔ ایسے شاہنشہ کا شہزادا یہہ ہے

ظل شہ مین خوش یہہ شہزادہ رہے ۔ حق سے ہم بندون کی استدعا یہہ ہے

شاہزادہ کو نہ کیون تعلیم دین ۔ مقتضائے عقل شاہانا یہہ ہے

تربیت کا ہے یہہ سن نام خدا ۔ وقت تعلیم و تعلم کا یہہ ہے

نظم کر دانش پے شہزادہ پند ۔ شاہ کا حق نمک گویا یہہ ہے

نقوی دو کہہ جسے فرمائے شاہ ۔ تحفہ شاہانہ حقا یہہ ہے

ہو یہی ارشاد فصل بالنظم ۔ تحفہ غنانہ حقا یہہ ہے

۱۳۰۸ھ

قصیدهٔ فارسی در مدح خسرو باذل پادشاه عادل نظام الملک آصفجاه بنده پرور ظل الله اعلیحضرت میر محبوب علیخان بهادر خلد الله ملکه و سلطنته

مرا دوشینه آن پری چهره سمن سیمای سیمین بر

بصد ناز و بصد عشوه بزد دستی بدامن بر

که سری هست مکنون مکن مکنون ز من اکنون

برای خالق بیچون بجان من به پیغمبر

بگفتم ای مه روشن نثار توست جان و تن

چه می پرسی بپرس از من چه میخواهی بگو آخر

بگفتا تو نه از طهران نه از شیراز نز کاشان

نه از طوس و اصفاهان نه از ساوه و شستر

مرا زین بس شگرف آید شگرفی بیمر و بیحد

دکن باشد ترا مولد بسر بردی دکن اندر

چسان پس این زبان دانی و آنگه مثل ایرانی

چه ایرانی چو قاآنی همه شهد و همه شکر

بگفتم راست است آری عجب نے گر عجب داری

ولی اے ترک تاتاری بود دراصل این جوہر

از اقبال جہانبانی ہمایون ظلّ سبحانی

شہی محبوب علیخانی سکندرجاہ و کیوان فر

جوان بخت و جوان سالے خوش آمال و خوش اقبالی

خدیو صاحب اجلالی نکو طالع نکو اختر

نظام ملک از نامش بوفق شرع احکامش
امید و فیض و انعامش بهر که بهتر بهر مهتر
فریدون شوکت و صولت همایون جاه و دولت
سلیمان تخت و جم حشمت فلک رفعت ملک چاکر
به بزمش حور تمثالی به رزمش تهمتن زالی
بعزمش پوچ جیپالی بحزمش هیچ اسکندر
پسندیده است کردارش خوش آینده است رفتارش
دم عیسی است گفتارش ز سرتا پاست جان پرور
ز اهل روم و انگلستان ز اهل کابل و ایران
بوند این جمله مدحت خوان بوند این جمله فرمانبر

عدن را گوہر عزت یمن را لعل و قیمت
دکن را مایۂ رحمت چہ رحمت رحمت داور

ہمہ دہ کان زمین او جو ابر آفرین او
بود زیر نگین او کہ ہست او صاحب جوہر

قوی بازوی و دریا کف منزہ گوہر اشرف
دکن را شمین آصف بہفت اقلیم از و مفخر

چو قہرش قہرمان گوید جہانی الامان گوید
فلک محشر عیان گوید بلرزد صحر را پیکر

ز بس بر درگہش ساید جبین ماہ فرساید
چو از مہرش بیاساید شود بازاکس وا نور

بدین عقل و زبان آرا بدین رائی جهان پیرا

ندارد در زمان همتا ندارد در جهان همسر

دهد چون جلوه بر گلگون تو گوئی ماه بر گردون

ز انجم برتر و افزون به پیرامون او لشکر

بدوزد قلب روئین تن ببرد آهنین جوشن

بنوک رمح شیر افگن به تیغ تیز اژدر در

زبس پاشیده گنجینه زر از زان شده آئینه

زبس بخشیده پشمینه دکن شد روکش کشمر

دو نیتر پیش او تعیین سه دو مریخ را آئین

بود محبوب عالم این با فواج آن یکی افسر

همارہ فتح در بانش حفاظ حق نگہبانش
زابدال اَندا عوانش پس و پیش و یمین و ایسر
الٰہی کینہ جوئی او بگردد خاک کوی او
نہال آرزوے او بود پیوستہ بارآور
سخن چون شہد ناب آمد قبول شیخ و شاب آمد
مرادش خطاب آمد بمدح شاہ دانشور

ایضاً ولہ قطعہ بند تہنیت و تاریخ جشن چہل سالگرہ مبارک
اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی

آصف سادس و شاہ دکن است
یا مجسم کرم ذوالمنن است
ہر کف زر و گہر بخش او
غیرت معدن و بحر عدن است

گل هند و عرب و روم و عجم — باگل رنگ برنگ دکن است

هر گلے راست دگر رنگ و بو — حیدرآباد عجائب چمن است

ایچنین پرورش خلق الله — هیچ جائے نہ میان چمن است

میر محبوب علیخان شه ما — بخدا رشک شهان زمن است

شور فیضش باقالیم رسید — بلکه بحر کرمش موجزن است

جشن شاهی چهل ساله گره — چون بپا از کرم پنجتن است

یک گل آساست زشادی خندان — یک چو بلبل زفرح نغمه زن است

در چمن لاله رخانند چنان — یا شگفته چمن اندر چمن است

مست صهبائے نشاط اند همه — دیدنی باغ و بهار دکن است

بر زمین است چراغان جشن — یا زانجم بفلک انجمن است

سالِ این جشن گواهی دانش | جشنِ چهل سالهٔ شاه دکن است
۳ ۲ ۱۳ ۸

یارب این جشن مبارک باشد | کاین دعائی همه سرّ و علن است

خرم این سلطنت و سلطان باد | تا نشه خاور و چرخ کهن است

ورچه رنج و بلاکت افتد | دشمنش گر توان تهمتن است

شیرزن باد و جوان بخت قوی | دوستش گر بمثل پیرزن است

ایضاً اول قصیدهٔ اردو در تهنیت تقریب سالگره مبارک

ہوا وہ روح افزا طائر دن کی وہ خوش الحانی
کھلی جب آنکھ تو دیکھی عجائب صبح نورانی

لہکنا سبزۂ خودرو کا وہ کوسوں خدا کی شان
بچھا ہو سبز مخمل جس طرح سے کوئی کاشانی

اور اوسپر لطف کیا ہی دیتے ہین اوس کے قطرے

کسی بحر سخا نے کی ہے گویا گوہر افشانی

روان وہ نہر آب خوشگوار و صاف و پاکیزہ

جو دیکھے حور جنت منہ مین بہر آئے ابہی پانی

ہر اک شی اپنے اپنے رنگ مین رکہتی ہی اک عالم

لباس سبز وہ کلیون کا وہ پہولونکی عریانے

ہوے جامے سے گل باہر نہ کی شبنم کی کچہہ پروا

مگر کلیون نے اوڑہی احتیاطاً سبز بارانے

ہوا سے جہومتے ہین ڈالیان پر بار پہولون کی

سخی کے ہاتہہ کے مانند ہین صرف زر افشانی

مسرت بخش چشم ناظرین وہ پہول رنگا رنگ
وہ بہینی بہینی بو پہولون کی قوت روح انسانی
کہڑے ہین وردیان پہنے ہوے شمشاد ہر جا
یہہ گویا کر رہے ہین سب زر گل کی نگہبانے
تماشا دیدنی ہے دیکہنے کی سیر ہے ہر جا
وہ طاؤسون کی رقاصی غزالون کی وہ جولانی
بڑہایا ہے تکلف پیلی پیلی دہوپ نے گویا
در و دیوار و بام و قصر پر سونے کا ہے پانی
مبارکباد کی آواز ہر جانب سے آتی ہے
کہین قمری کہین بلبل ہے محو تہنیت خوانی

کہا دل مین الٰہی آج کیا عالم ہے دنیا کا
یہ کیسی آج کے دن خرمی کی ہے فراوانی
دیا اوسدم سروش غیب نے مژدہ کہ ای دانش
تعجب کا ہیکو ہے کس لئے ہے تجکو حیرانی
ہوا ہے سال پڑتی ہے گرہ شاہ دکن خوش ہے
بپا ہے بحر و بر مین آج کے دن جشن سلطانی
اٹھا لے کاغذ و خامہ قصیدہ تہنیت مین لکھ
اگر ہے تجھکو دعوای سخن گوئی زبان دانی
ہوا اک جوش اس مژدے سے جب بحر طبیعت کو
ہوا جاری زبان کلک پر یہ مطلع ثانی

ہمایون دولت و اقبال ہوا ی ظل سبحانی
جہان کی ہے بنا جبتک ہے قایم جہانبانی
نظام الملک محبوب علیخان آصف سادس
رئیس و خسرو ملک دکن اسکندر ثانی
امیرون کا سر تسلیم جہکتا ہے یہان آکر
ادب سے آکے رکہتے ہین دراقدس پہ پیشانی
ہوا وہ سرور دوران جسے حضرت نے دی عزت
بنا وہ ہمسر شاہان عطا کی جسکو دیوانی
امیری کبیری کا تفاخر مل گیا اوسکو
دیا ہے جس کسی کو آپ نے حکم مگس رانی

نہین ہے ہند پر موقوف کہلاتے ہین نمک شہ کا

مسیحائی و اعرابی و ایرانی و تورانی

دیا ہے حسن صورت حسن سیرت آپکو تنہا

کیا ہے حق نے کنعان دکن کا یوسف ثانی

متفنن آپ کی سرکار کا ہے بو علی سینا

محافظ آپ کے سامان کا ہے رشک سامانی

اطبائے ریاست مین سے جسکو آپنے چاہا

ہوا حاصل شرف اوسکو ملی توقیر لقمانی

غلامی چار دن اس در کی جس نے کی ملا اسکو

خطاب ملکی و راجائی و جنگی مع خانی

گرانبار و گران قدر آپ کا تخت مبارک ہے

سبک تھا اوڑ گیا اسواسطے تخت سلیمانی

جمایا آپ کے رعب سیاست نے یہ رنگ اپنا

کہ کوئی کر نہین سکتا سوا نرگس کے فتّانی

نہال خشک ہو خرّم جو شفقت کی نظر ڈالے

نگاہ قہر سے دیکھے تو پتھر کا ہو دل پانی

قطعہ

نہووے کس طرح سے دامن دریا مین پوشیدہ

خجل ہو دست والا سے نہ کیونکر ابر نیسانی

برس مین اک مہینا ہے دُرافشانی فقط اسکی

یہان بارہ مہینے ہے دُرافشانی زرافشانی

قطعہ

ہوے مدّاحی حسّان سے محبوب الٰہی خوش

اوسے حضرت نے دی ہے بارہا دادِ سخندانی

ہین اسدم آپ محبوب علیخان خسروِ عادل

شرف دانش کا ہے مقبول ہو گر تہنیتا خوانی

الٰہی ہر طرح سے ہے بامراد اس شاہ کو تو رکہہ

بحق حضرت شاہ رسل محبوب سبحانی

ایضاً ولہ قصیدہ مدحیہ

بحق پنجتن یارب ترا وہ فضل یاور ہو

کہ آصف جاہ سا دس پادشاہ ہفت کشور ہو

یہہ وہ شاہ قوی دل ہے کہ جسکا دل بڑا دریا ہو

بہادر ہو جری ہو پُرجگر ہو اور غضنفر ہو

خوشا شمشیر پُرخم شاہ کی اوسکا جوہر

سراپائی عروس شرمگین مین جیسے زیور ہو

کرے آزاد خوش ہوکر جو اپنے چار بندوں کو

کوئی دارا کوئی کے کوئی جم کوئی سکندر ہو

کوئی ہوگا نہ مثل و ہمسر الا بین آئینہ

مثنّیٰ بے مثل کا گر ہے تو اس صورت سے مصوّر ہو

شہ والا کا جو محلہ جو اب چرخ چارم ہے

جو اوس مین شہ بر آمد ہون جو اب شاہ وہ خاور ہو

شجاعت ساتھہ ہی میرے سخاوت شہ کی کہتی ہے

صفت اوسمین وہ بیشک ہوئیگی جسمین یہ دو ہنر ہو

چمک سے جوہرون کی تیغ پر خم شہ کی ایسی ہے

کہ جیسے ابر سے خمدار افشان سے منور ہو

کہنچے جب میان سے کہنچ جا نقشہ جنگ رستم کا

سو او نشا جہان شہ کی عبا سے جو کا جو ہر ہو

ہنرمندون کی قدر اہل ہنر کو خوب ہوتی ہے

خوشا تجہسے سخن سنجان کہ جنکا شہ سخنور ہو

کرن دستار اقدس کی چمک کر صاف کہتی ہے
کرتا ہا آسمان سلطنت کے مہرانور ہو
شہنشاہ دکن کے ہیجا ب وصاف نیکو مین
لکہون ایک اک عفت کا گوشوارہ بہی تو دفتر ہو
جہان مین کون ایسا پرورش کرتا ہے لاکہون کو
ہے زیبندہ جو ایسے شہ پہ نقد جان نچہاور ہو
ہمارے شاہ کو یارب عطا فرما ظفر ایسی
کہ سر ہون دشمنون کے اور اسپ شہ کی ٹہوکر ہو
عدوی شاہ یارب چار دیوار عناصر مین
بہائے اشک کہینچے آہ سرد اور خاک جلکر ہو

الٰہی عالم مافی الضمیر اس شاہ کا تو ہے
برائے مدعا جو خاطر اقدس مین مضمر ہو

نصیر و حامی و یار و مددگار و معین شہ
نبی و حیدر و زہرا و شبیر او ر شبر ہو

ولیعہد نکو طالع سبے نوشہ پہلے پہولے
صد و سی سال الٰہی ظل ظل اللہ سر پر ہو

امیدین قدردانی کی نکیون دانش کو ہون شاہا
بحمداللہ شاہ قدردان و بندہ پرور ہو

ایضاً قصیدہ تہنیت چہل سالہ جشن مبارک

کبھی جہان نین نہ ساہو نے پائی سرداری
یقین ہوا کہ ہے بے سو مخصر زرداری

بغیر زر نہیں ہوتا ہے گوکوئی سردار
مگر وہ زر ہو کہ جسکے فیوض ہوں جاری

ہوں پرورش زرِ نقدِ جواد پہ وہ فقیر
گدا ہے جن میں مخلوقِ کبریا سارے

دلوں سے صبح و مسا اسقدر دعا نکلے
کہ آئے جوش میں دریائے رحمتِ باری

ہو جس پہ رحمتِ باری وہی ہے محبوب
اور اسکے سر پہ ہے زیبندہ تاجِ سرداری

بسانِ آصف سادس نظامِ ملکِ دکن
ہے جو کہ زینتِ مسندِ جہانداری

ہمیں حدیقۂ جہاں تا عاقبت الطاف
ہمیں تہمتنِ میدانِ نصرت یاری

ثنا میں اوسکی زبانیں کیا کہیں سالار
ملازموں کو ہو جسکے خطاب سالاری

قطعہ

بہارِ زردِ عماری خاص کیا کہنا
نہوگی ایسی کوئی زیرِ چرخِ زنگاری

سرورِ رنگ سے اوس کے ناظرین کو حصول
نہووے کیونکہ ہے ارشادِ حضرتِ باری

قطعہ بند

بلوچ و سندہی و ہندی و کابلی رومی ‌ ‌ ‌ عرب عجم حبشی لندنی و قندہاری
یہہ جملہ ہوتے ہین یہان پرورش بفضل الہ ‌ ‌ ‌ نصیب سبکو ہی اس شاہ کی نمکخواری
خدا نے شاہ کیا ان تمام قومون کا ‌ ‌ ‌ اسے کریم نے دی ان سبہون کی سرداری
یہہ ہے جہان کی قومون کا پرورش فرما ‌ ‌ ‌ بس اسکے واسطے زیبندہ ہے جہانداری
نثار کیون نہ کرین ایسے شہ پہ جان اپنی ‌ ‌ ‌ ہوی ہے جان ہی محبوب سے کہتین پیاری
خدا عطا کری اس شاہ کو خضر کی عمر ‌ ‌ ‌ بحق حضرت محبوب ایزد باری
حصول تخت کو ہو پایداری در نعمت ‌ ‌ ‌ نصیب بخت کو ہونا بحشر بیداری
اسیطرح سے ہون سو سال جشن سالگرہ ‌ ‌ ‌ اسیطرح سے ہو مخلوق شادان دنیا ساری
تنہا کمال ہے دانش کا بستہ با قدر ‌ ‌ ‌ کہ مدح مین بہی کی ترک اسنے گفتاری

مبالغہ تعلی کسی صفت مین کی | جو عرض کین وہین بیچی ستایشین ساری
کلام کیون ہو دانش کا بامزہ سرکار | کہ گوشت پوست سب اوسکا نمک ہے شاہی

قطعہ تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر کلکتہ

یہ کلکتہ کر کے آئے حضور | سب رعایا ہین خوش بحمد اللہ
کہا دانش نے مصرع تاریخ | رونق افزای شہر ہوگیے شاہ
۱۳ ۱۲ ھ

ایضاً تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر دہلی

جا کے دہلی ہزار شکر حضور | آج تشریف شہر مین لائے
مصرع سال عرض کر دانش | ہو مبارک حضور وہ آئے
۱۳ ۱۲ ھ

ایضاً تہنیت و تاریخ جشن مبارک چہل سالہ

دھوم ہے جشن چہل سالگرہ کی دانش | شاہ ہم پلکہ ہے خورشید مبارک ہووے

	سال اس جشن کا پوچھیں اگر اعلیحضرت کہو - یہ جشن خداوند مبارک ہووے ۱۳۲۳ھ	

قطعہ تاریخ طبع مثنوی طبعزاد میر زمن انیسِ دکن مدّاح آلِ رسول الثقلین استادی عالیجناب مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ ناجی مدّ ظلہ العالی

مثنوی یہہ ہوگئی مطبوع طبع خاص و عام	شاد ہو دانش بلطف حمد بیجاہ آج
طبع ناجی نے کہا یہہ مصرع تاریخ طبع	خوب ہی پندو نصیحت چھپگئی واہ آج

ایضاً قطعہ از نتایج افکار دُرر نثار عالیجناب عموی میر دلاور علی صاحب قبلہ مدّظلہ العالی

دانش تخلص مصنّف مثنوی ہذا

تحفۂ عثمانیہ از فضل حق　　مثنوی مختصر ہم معنوی است

زانکہ شد آمیزشی با مثنویش　　گو ئیا این ہم کلام مولوی است

قول آل بنای زمان است ار چہ راست　　بہ ز خروارے ہنر طالع جوی است

لیکن ار خواہد خدا گیرد فروغ　　آنچہ حسن ظاہری و معنوی است

رایگان نبود ریاضت آنچہ رفت　　از قوی قادر امیدم قوی است

لایق این ار چہ سال طبع خواست　　گو جوان تازہ سخنگوی نوی است

زد رقم دانش بپاس خاطرش　　این چہا مطبوع جانہا مثنوی است

۲۴ ۱۳ھ

ایضاً ولہ

تحفۂ عثمانیہ مین نے کہی تہی مثنوی　　بہر نذر نور عین خسرو عالیمقام

فضل حق سے قدردان لائق ہیتجی مرے
اسکو اب چھپوا دیا ہے از برائے نفع عام

مصرع تاریخ فصلی کیجیے دانش رقم
گردگار مثنوی مطبوع دلکھا ہو مدام
۱۵ ۱۳ ف

ایضاً قطعہ تاریخ زادۂ طبع ہیچمدان امیدوار
رحمت ایزد منان میر محمود علی لائق تخلص
کمترین شاگرد حضرت ناجی ممدوح مدظلہ العالی

عمو نے یہہ مثنوی کہی ہے
تحفے ایسے بہت ہین کمیاب

شیرین ہے سخن کلام ہے صاف
مضمون ہین یا کہ دُر خوشاب

منظوم ہے وعظ و پند کیا کیا
کیا کیا اسمین لکھے ہین آداب

لائق نے کہا یہہ طبع کا سال
کیا خوب ہے مثنوی نایاب
۱۲۴ ۱۳ھ

ایضاً ولہ

یہہ اغلی مثنوی حضرت دانش	چھپی بہتر بفضل خالق اکبر
کہی یہہ طبع کی تاریخ لایق نے	چھپی ہے مثنوی پاکیزہ کیا بہتر

۱۳۲۴ھ

ایضاً ولہ

میرے عمو حضرت دانش کی ہے	تحفہ عثمانیہ یہہ مثنوی
اس کے مضمون ہین عموماً نفع بخش	خاص بہر شاہزادہ گو کہی
کیسے کیسے ہین نصایح مندرج	حق ہے آب زر سے گر لکہے کوئی
اسکی طولانی ہے تعریف اسلیے	منصفان نکتہ دان پر چہوڑ دی

کہئے لایق مصرع تاریخ طبع

کیا ہی بہتر چہپ گئی یہ مثنوی

۱۳۲۴

ایضاً ولہ

تحفہ عثمانیہ جو مثنوی دانش کی ہے
شکر حق وہ ہو گئی مطبوع تحفہ مثنوی

مصرع تاریخ اوسکی طبع کا لائق کہو
مژدہ باد اب ہوئی مطبوع تحفہ مثنوی
١٣٢٢

طبع زاد جناب میر کوثر علی صاحب کوثر تلمیذ جناب مولوی محمد سلیمان صاحب

منظوم میں شہزادے کے ہیں حالات
عالی ہوا اس نظم سے نام دانش

تم مصرع تاریخ یہہ کہدو کوثر
ہے کاشف اسرار کلام دانش

١٣٢٢ھ

